Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 178
Vol 5 (3) July-Sept, 2019 pp. 178-205.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).

ROLE OF HYPOCRITES IN THE HOLY PROPHET'S ERA IN THE LIGHT OF THE HOLY BOOK OF QURAN

عہد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم میں منافقین کا کردار قرآن مجیدکی روشنی میں

Farzana Kauser[1], Syed Iftikhar Ali Gilani[2]

ABSTRACT-The objective of this research paper is to study the role of Hypocrites in the era of the Holy Prophet (MPBUH) in the light of the Holy Book of Quran. For this purpose, we thoroughly studied the Holy Book of Quran and collected all relevant verses and the sayings of the Holy Prophet relating to this topic. We also analyzed the conspiracies and betrayals of hypocrites to the Holy Prophet during different battles fought against the opponents of Islam. The main purpose of hypocrites was to stop rapid spreading of Islam through their secret activities. However, all their conspiracies were failed and they were ultimately exposed and were punished. Thus, we conclude that hypocrisy is an evil thing and everybody should avoid it because it ends trust among the people.

Key words: Role of Hypocrites, Era of the Holy Prophet, Betrayal in the battles, harmful for society.
Type of study: **Original Research paper**
Paper received: 12.01.2019
Paper accepted: 22.02.2019
Online published: 01.04.2020

---

1. M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan. ctsc41dte1@gmail.com.
1. Lecturer, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan. lalagilani@gmail.com.

موضوع تحقیق کا پس منظر

رب کائنات اور خالق ارض و سماءنے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ہر خطے اور ہر دور میں ہادی اور نمائندے بھیجے جنہیں نبی اور رسول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور پھر ایک اپنے وقت آیا جب ایک دانائے سُبل،ختم الرسل،مولائے کُل

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (الأنبياء:107)

ترجمہ :اے محمد ﷺ ! ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:21)

ترجمہ: اللہ کے رسول کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے ۔

سورت توبہ میں ارشاد ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (التوبة:128

ترجمہ: تحقیق تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم میں سے ہےاس پر شاق (گذرتا)ہےکہ تم نقصان میں پڑو۔تمہاری (فلاح کا)وہ حریص ہےایمان لانے والوں کے لئے شفیق ورحیم ہے۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (التوبة:129

ترجمہ :پس اگر یہ منہ پھیرتے ہیں تو تم (ان سے)کہہ دو ۔میرے لئے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میرا اس پر بھروسہ ہےاور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

کتابِ محکم کی صورت میں نزولِ وحی فرماکر جہاں رسول اکرمؐ کی کریمی کا اعلان کیا گیا وہاں مادہ پرستو ں کے لئے اس ہستی کی قدرت اور طاقت کا اظہار بھی کیا گیا

غزوہ بدر کے بعد آنحضرتؐ کی حیاتِ مبارکہ کے دوران ہی کچھ لوگ دنیاوی اغراض و مقاصد کی خاطر اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کو فریب دے کر آیاتِ ربّانی کی تکذیب کرتے ہوئے،اسلام میں من پسند اور خواہش نفسانی کی تکمیل کے لئے ،اسلام کے ستونوں کو کمزور کرنے کی خاطر دقیقہ فرو گذاشت نہ کرتے۔یہ وہ لوگ ہیں جو کفر سے اسلام میں تو آگئے ،اپنے آپ کو مسلمان اورمومن بھی کہلوانے لگے ، مگر قرآن نے ان کا تعارف منافقین کے نام سے کروایا۔ چنانچہ رب کریم ذولجلال و اکرام نے واضح کردیا ہےکہ یہ نام نہاد مسلمان کلمہ پڑھ کر اللہ اور مومنین کو دھوکہ دیتے ہیں

مقاصد تحقیق

1۔قرآن کی روشنی میں منافقین کی پہچان کروانا۔

2۔مومنین اور منافقین کے فرق کو واضح کرنا۔

3۔عہدِ نبویؐ میں منافقین کاکرداراور ان میں پائی گئی علامات پر روشنی ڈالنا۔

4۔عہد نبوی ؐمیں منافقین کی مفاد پرستی کو واضح کرنا۔

5۔ایسے لوگوں کی نشاندہی کرنا جو رسول پاکؐ کے ساتھ رہ کر بھی اپنے دلوں میں منافقت کا مرض رکھتے تھے۔

6۔عہدِ حاضر میں منافقت سے محفوظ رہنےکی تجاوی

منافقین کے معنی:

منافق کا مطلب ہے "عیار،مکار،ریاکار ،جھوٹا،فریبی ،عالج اور ساز باز کرنے والا ہے۔اصطلاح میں ایسے لوگ جو ایمان کا لبادہ اُوڑھ کر مسلمانوں میں اپنے مذموم مقاصد کے لئے شامل ہو گئے ۔ایسے ہی لوگوں کو منافق کہا جاتا ہے اس آدمی کے دو رُخ ہوتے ہیں ،ایک رخ مسلمانوں کے لئے اور دوسرا رُخ کافروں کے لئے ۔یہی بد ترین لوگ ہیں ۔۔

نفاق کی تعریف:

جب ظاہری اقرار و فرمانبرداری کے ساتھ دل میں ایمان نہ ہو تو اس کو قرآن کی اصطلاح میں نفاق کا نام دیا گیا ہے ، اور اس کو کھُلےکفر سے زیادہ شدید جرم ٹھہرایا ہے ۔

قَالَتْ الأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لاَ يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔(الحجرات:14)

ترجمہ:ان اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں ۔ ایمان ابھی تمہارےدلوں میں داخل نہیں ہوا ہے ۔اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت (اختیار)کرلوتو وہ تمہارے اعمال (کے اجر) میں کوئی کمی نہیں کرے گا ۔اللہ بڑا غفورو رحیم ہے

اسی طرح ایمان یعنی تصدیق قلبی کے ساتھ اقرارو اطاعت نہ ہو تو اس کو بھی قرآنی نصوص میں کفر ہی قرار دیا ہے۔ نافق بھی چونکہ اپنا کفر چھپا تا ہے اور ایمان ظاہر کرتا ہے ۔اس لئے اس کا نام "منافق" رکھا گیا ہے۔

منافق کی تعریف قرآن کی روشنی میں:

ارشاد باری تعالیٰ:

وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ (البقرة 8)

ترجمہ:اور لوگوں میں سے کچھ (ایسے ہیں) جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور روزِ آخرت پر اوروہ مومن نہیں ہیں۔

يُخَادِعُونَ اللهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلاَّ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (البقرة 9)

ترجمہ:وہ دھوکہ بازی کررہے ہیں ۔اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور (دراصل) وہ دھوکہ نہیں دے رہے مگر اپنے آپ کواور وہ شعور نہیں رکھتے ۔

.فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمْ اللهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ (البقرة: 10)

ترجمہ : ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے پس زیادہ کردی اللہ نے ان کی بیماری اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لاَ تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (البقرة:11)

اور جب (کبھی) ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد نہ کرو تو انہوں نے کہا ہم تو صرف اصلاح کر نے والے ہیں ۔

أَلاَ إِنَّهُمْ هُمْ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لاَ يَشْعُرُونَ (البقرة:12)

ترجمہ :خبر دار بے شک یہی مفسد ہیں لیکن شعور نہیں رکھتے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلاَ إِنَّهُمْ هُمْ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لاَ يَعْلَمُونَ (البقرة 13)

ترجمہ:اور جب ان سے کہا گیا کہ ایمان لاؤ جیسا کہ ایمان لائے ہیں (دوسرے) لوگ تو انہوں نے کہا کیا ہم (ویسا ایمان لائیں جیسا کہ احمق لوگ ایمان لائے ہیں ۔خبردار بلاشبہ یہی احمق ہیں ۔لیکن یہ جانتے نہیں ہیں ۔

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (البقرة:14)

ترجمہ: اور جب یہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں ہم (بھی) ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں (دراصل) ہم تمہارے ساتھ ہیں (ان لوگوں سے تو) صرف ہم مذاق کر رہے ہیں ۔

اللهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ (البقرة 15)

ترجمہ :اللہ ان سے مذاق کررہا ہے اور انہیں مہلت دے رہا ہے ،یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھرتے ہیں

أُوْلَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوْا الضَّلاَلَةَ بِالْهُدَى فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ البقرة:16

ترجمہ:یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خرید لیا ہے گمراہی کو ہدایت کے بدلے ،پس نہیں فائدہ بخش ہوئی ان کی تجارت اور یہ ہدایت حاصل کرنے والے نہیں ہیں -(13)

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمْ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلهِ جَمِيعًا (النساء139)

ترجمہ:جو مومنوں کے بجائے کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت چاہتے ہیں حالا نکہ عزت تو (تمام تر) اللہ کے پاس ہے ۔

مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لاَ إِلَى هَؤُلاَءِ وَلاَ إِلَى هَؤُلاَءِ وَمَنْ يُضْلِلْ اللهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً(النساء:143)

ترجمہ:یہ (کفر اور ایمان کے) درمیان ڈانواں ڈول ہیں ،نہ اِن کی طرف اور نہ اُن کی طرف ۔اور جسے اللہ گمراہ کر دے تم اس کے لئے کوئی راہ نہیں پا سکتے۔

منافق کی تعریف حدیث کی روشنی میں:

رسول پاکﷺنے فرمایا:

تَجِدُونَ مِن شَرِّ النَّاسِ ذَالوَجھَینِ الَّذِی یَا تیِ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجھِہٖ وَھٰؤُلَآءِبِوَجِہٖ ۔

تم دیکھو گے کہ لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کے دو چہرے ہوں، اِن لوگوں سےایک چہرےکے ساتھ ملاقات کرے اور اُن لوگوں سےدوسرے چہرےکے ساتھ۔

منافقین کی اقسام:

منافقین تین قسم کے تھے۔

1۔کچھ تو رئیس اور سردار تھے وہ خود ایسی حرکات نہیں کرتے تھے ۔البتہ دوسروں کو اُکساتے رہتے تھے ۔

2۔عوام میں سے بعض مستورات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتے تھے۔

3-اور بعض پروپیگنڈہ کی ہوائی مشزی کو حرکت دیتے رہتے اور مسلمانوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتےرہتے۔

منافق کی نشانیاں:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہےکہ آپؐ نے فرمایا:

1-آیَۃُالمُنَافِقِ ثَلٰاثَ اِذَا حَدَّثُ کَذَابَ ،وَاِذَا وَعَدَ اَخلَفَ،وَاِذَا ائتُمِنَ خَانَ۔

منافق کی علامتیں تین ہیں ۔

1-جب بات کرے تو جھوٹ بولے ۔

2-جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے ۔

3- جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے

حضرت عبداللہ بن عمروؓسے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ :

اَرْ بَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ کَا نَ مُنَافِقاً خَا لِصاً وَّ مَنْ کَا نَتْ فِیْہِ خُلَّۃٌ مِنْھُنَّ کَا نَ فِیْہِ خُلَّۃٌمِّنْ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَ عَھَا اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ ،وَ اِذَا عَا ھَدَ غَدَرَوَ اِ ذَ ا وَ عَدَاَخْلَفَ وَ اِذَاخَاصَمَ فَجَرَ غَیْرَاَنَّ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَ اِنْ کَا نَتْ فَیْہِ خَصْلَۃٌ مِنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنّ النِفَاقِ۔

"جس شخص میں ان چارعادتوں میں سے کوئی ایک عادت ہوگی اس میں نفاق کی ایک عادت ہوگی،جب تک کہ وہ اس عادت کو نہ چھوڑ دے ،ایک یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ،دوسری یہ کہ جب کوئی عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، تیسری یہ کہ جب کوئی وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور چوتھی یہ کہ جب کسی سے جھگڑا ہو تو بد کلامی کرے

نفاق کی اقسام:

نفاق کی دو اقسام ہیں ۔(1)اعتقادی نفاق (2)عملی نفاق

(1) اعتقادی نفاق:

نفاق فی الاعتقاد کی تین صورتیں ہیں ایک یّہ کہ دل میں قطعاً آپؐ کے سچا ہونے کا اعتقاد نہیں تھا ،بلکہ دل قطعاً منکر تھا البتہ بعض دنیاوی مصا لح کے پیش ِنظر اس جذبہ درون کے بر خلاف ظاہر کیا جائے ۔دوسرؔے یہ کہ دل میں تردّدہو کہ مسلمانوں کی اچھی حالت دیکھ کر کبھی دل ان کی طرف مائل ہو جاتا ہو لیکن نا گوار حالات پیش آنے پر مسلمانوں کی طرف سے بد عقیدہ ہو جاتا ہو ۔تیسؔری صورت یہ کہ دل میں سچائی کی تھوڑی سی کرن تو آئی مگر دنیاوی اغراض و

یہ تینوں قسمیں آنحضرتؐ صلی مقاصدنے پھر غلبہ پالیا اور اس کو مخالفتِ اسلام پر آمادہ کر دیا۔ اللہ علیہ و الہ وسلم کے دور میں موجود تھیں اور یہ لوگ بدترین دشمنِ اسلام اور مارِ آستین ثابت ہوئے تھے ۔ان در پردہ دشمنوں سے اسلام و مسلمانوں کو جس قدر نقصان پہنچا کُھلم کھلا دشمنوں سے اتنا نہیں پہنچا ۔

(2) عملی نفاق:

عملی نفاق والے منافق بدترین مجرم ہیں ۔ قتادہؒ فرماتے ہیں کہ منافقوں کی یہی حالت ہے کہ زبان پر کچھ دل میں کچھ عمل کچھ عقیدہ کچھ صبح کچھ شام کچھ ۔کشتی کی طرح جو ہوا کے جھونکے سے کبھی اِدھر ہو جاتی ہے کبھی اُدھر ۔

نفاق پیدا ہونے کے اسباب:

ہم جب بھی تاریخ کے اوراق کو پلٹے ہیں تو یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں مندجہ ذیل تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں نفاق پیدا ہوتا ہے ۔

(1)لالچ :

جب اسلامی دعوت غالب ہو رہی ہو تو ،اس کا بول بالا ہو رہا ہو ،اس کا کلمہ بلند ہو رہا ہو ،اور اہل اسلام کے ہاتھوں معاملات طے پارہے ہوں تو ان حالات میں کچھ ایسے بیمار نفسوں والے ،لالچی اور شہوت پسند لوگ ظاہر ہوتے ہیں جو دعوت کے وسیع میدان میں جگہ پاکر اپنے مذموم مقاصد اور رزیل خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں

(2)حسد :

جب اسلام کی دعوت غالب آ رہی ہو تو ایسے افراد داخل ہوتے ہیں جن کا دل اس کے متعلق کینہ سے بھرا ہوتا ہے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف دل بغض سے بھرا ہوتا ہے ۔ایسے لوگ جب بھی موقع پاتے ہیں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مکرو فریب کا جال بچھا کر نقصان پہنچا نے کی کوشش کرتے ہیں ۔اور اپنی جان بچانے کے لئے وہ بظاہر اسلام میں داخل تو ہو جاتے ہیں مگر اندر ہی اندر حسد کی آگ میں جل رہے ہوتے ہیں ۔ایمان کو ظاہر کرتے ہیں کفر کو چھپاتے ہیں ۔مومنین سے محبت ظاہر کرتے ہیں اور ان کے خلاف بغض کو چھپاتے ہیں

(3)آزمائش :

جب اہل ایمان کی آزمائش شروع ہوتی ہے اور ان پر ابتلا کا دور آتا ہے ۔ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں ،صراطِ مستقیم پر چلنے کی پاداش میں ان کو موت کی وادیوں سے گزار

دیا جاتا ہے ،ظالم حکمران قوت و سلطنت کے نشہ میں انسانت کی تمام حدود کراس کرکے ان پر عر صہ حیات تنگ کر دیتے ہیں ۔اور ان کے لئے آزمائش کی ایسی دیوار کھڑی کر دیتے ہیں جن کو عبور کرنا فقط مخلص مسلمانوں کا ہی کام ہوتا ہے ۔تو ان حالات میں منافق کفر کی چھت تلے پناہ تلاش کرتے ہیں۔

منافق کی مثال قرآن کی روشنی میں:

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لاَ يُبْصِرُونَ (البقرة:17)

ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پس جب اس نے اس ماحول کو روشن کردیا (تو)اللہ نے ان کی بصارت کو ختم کردیا اور (انہیں اس حالت میں)چھوڑ دیا کہ اندھیروں میں وہ کچھ نہیں دیکھتے ۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لاَ يَرْجِعُونَ (البقرة: 18)

ترجمہ:یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس یہ (اب) نہیں پلٹیں گے

أَوْ كَصَيِّبٍ مِنْ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنْ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ (البقرة:19)

ترجمہ:یا جیسے آسمان سے بارش ہو (رہی ہے) اس میں اندھیرے ہیں اور کڑک اور چمک ہے۔ ٹھونس لیتے ہیں یہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کڑاکے(کی وجہ) سے ،موت کے ڈر سے اور اللہ (ان)کافروں کو گھیرے (میں لئے) ہوئے ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (البقرة: 20)

ترجمہ:قریب ہے کہ بجلی اُچک لے جائے ان کی آنکھیں ۔جب وہ چمکتی ہے تو اس (کی روشنی) میں چلتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں (چھین) لے جاتا ۔بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

منافق کی مثال حدیث کی روشنی میں:

حضرت ابن عمرؓبیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا :

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَاةِ الْعَآئِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تُعِيْرُ اِ لٰى هٰذِ ه مَرّةً وَّ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً ۔

"منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو بکریوں کے دو ریوڑوں کے درمیان متردد رہتی ہے ،کبھی اس ریوڑ میں جاتی ہے اورکبھی اُس ریوڑ میں جاتی ہے"

قرآن میں منافقین کا انجام:

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (البقرة: 206)

ترجمہ:اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو وقار (کا خیال)اسے گناہ پر جما دیتا ہے ۔ایسے شخص کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکا نہ ہے

بَشِّرْ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (النساء: 138)

ترجمہ:ان منافقوں کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے درد ناک عذاب ہے

إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا (النساء: 140)

ترجمہ: بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے ۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنْ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا (النساء:145)

ترجمہ:بے شک منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہونگے ۔اور تم ان کا کوئی مدد گار نہیں پاؤ گے ۔

وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ (التوبہ:68)

ترجمہ:ان منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لئے اللہ نے دوزخ کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وہی ان کے لئے کافی ہے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے ۔

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلاَّ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُنْ خَيْرًا لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلاَ نَصِيرٍ (التوبہ:74)

ترجمہ:یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (وہ بات) نہیں کہی ۔حالانکہ انہوں نے وہ کفر کا کلمہ کہا ہے اور اپنے اسلام کے (اظہار کے) بعد کفرکیا ہے اور انہوں نے اس چیز کا ارادہ کیا جو وہ پا نہ سکے ۔انہوں نے یہ انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا (اب) اگر یہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اگر یہ منہ پھیر لیں ۔تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں درد ناک سزا دے گا اور زمین میں ان کا کوئی

حمایتی اور مدد گار نہیں ہو گا

أَلَمْ تَرَى إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنْ النَّجْوَى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلاَ يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ (المجادلة:8)

ترجمہ :کیا تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہیں سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا پھر بھی وہی کام کرتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا ۔اور یہ گناہ اورزیادتی اور رسولؐ کی نا فرمانی کے لئے سرگوشیاں کرتے ہیں ۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں (اس طریقے سے) سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا ہے ۔اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں ان باتوں کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں ۔ ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے جس میں وہ جھلسیں گے ۔بہت برا انجام ہے ان کا

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ (الحشر:17)

ترجمہ:پھر دونوں کا انجام یہ ہو گا کہ وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ۔اور ظالموں کی یہی جزا ہے

مومنین کا تعارف از روئے قرآن

ایمان کی تعریف :

ایمان کی تعریف کو قرآن نے یو منون بالغیبکے صرف دو لفظوں میں پورا بیان کر دیا ہے ،لفظ ایمّان اور غیبؔ کے معنی سمجھ لئے جائیں تو ایمان کی پوری حقیقت اور تعریف سمجھ میں آجاتی ہےـلغت میں کسی کی بات کو کسی کے اعتماد پریقینی طورسے مان لینے کا نام ایمان ہے ۔اور اصطلاح شرح میں خبرِ رسولؐ کو بغیر مشاہدہ کے محض رسولؐ کے اعتماد پر یقینی طور سے لفظ غیبؔ لغت میں ایسی چیزوں کے لئے بولا جاتا ہے جو نہ بدیہی ۔ .مان لینے کا نام ایمان ہے قرآن نے لفظ غیبؔ سے وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ٖوسلم نے دی ہے اور اُن کا علم بداہتِ عقل اور حواسِ خمسہ کے ذریعہ نہیں ہو سکتا ،اِس میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات بھی آجاتی ہیں ،تقدیری امور ، جنت و دوزخ کے حالات ،قیامت اور اس میں پیش آنے والے واقعات بھی ،فرشتے ،تمام آسمانی کتابیں اور تمام انبیاء سابقین بھیـتو اب ایمان بالغیب کے معنے یہ ہوگئے کہ رسول صلی اللہ علیہ والہ ٖوسلم جو ہدایت و تعلیمات لے کر آئے ہیں اُن سب کو یقینی طور پر دل سے ماننـاـاس تعریف میں ماننے کا نام ایمآن بتلایا گیا ہے ۔

قرآن میں مومنین کی تعریف :

ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (البقرة: 2)

ترجمہ: یہ (اللہ کی)کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ،ہدایت ہے اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ۔

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (البقرة:3)

ترجمہ:جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۔

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (البقرة: 4)

ترجمہ:اور جو ایمان رکھتے ہیں اس (کتاب)پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تجھ سے پہلے نازل کی گئی ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۔

أُوْلَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (البقرة:5

ترجمہ:یہ لوگ اپنے ر ب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۔

وَبَشِّرْ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (البقرة: 25)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں انہیں خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جب انہیں وہاں سے کوئی پھل (کھانے کو) دیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے (دنیا) میں دیا گیا تھا (حالانکہ) انہیں اُس کے ہمشکل دیا جائے گا اور وہاں اُنکے لئے پاک و صاف بیویاں ہونگی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنْ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (آل عمران: 134)

ترجمہ:جو خوش حالی اور بدحالی میں خرچ کرتے ہیں ،غصہ پی جانے والے ہیں ۔اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور ایسے نیک لوگوں کو اللہ پسند کرتاہے ۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ (المائدة: 55

ترجمہ: تمہارے رفیق تو صرف اللہ اور اس کا رسولؐ اوروہ اہلِ ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں ،زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ اللہ کے آگےجھکنے والے ہیں۔

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ (المائدۃ:56)

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبۃ:111)

ترجمہ :بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتےہیں مارتے ہیں اور مرتے ہیں ۔یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے تورات اور انجیل میں اور قرآن میں ۔اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کراپنا وعدہ پورا کرنے والا ہو ۔پس خوشی مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے کیا ہے ۔یہی (سب سے) بڑی کامیابی ہے۔

التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (التوبۃ:112)

ترجمہ:توبہ کرتے رہنے والے ،عبادت گذار ،اللہ کی حمد کرنے والے ،روزہ رکھنے والے ،رکوع کرنے والے ،سجدہ کرنے والے،نیکی کا حکم دینے والے ،بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (ایسے ہوتے ہیں مومن) اور اے نبیؐ ! ان مومنوں کو خوشخبری دے دو

مومنین کی صفات

هُدىً لِّلْمُتَّقِيْنَ،ہدایت ہے خُداسے ڈرنے والوں کے لئے ،یعنی مخصوص ہدایت جو نجات آخرت کا ذریعہ بنے،وہ متقین ہی کا حصہ ہے ،اگرچہ قرآن کی ہدایت نہ صرف نوعِ بشر کے لئے بلکہ تمام کائناتِ عالم کے لئے عام ہے۔اس کے بعد دو آیتوں میں متقین کی مخصوص صفات و علامات بیان کرکے یہ بتلا دیا گیا ہے کہ یہ جماعت ہدایت یافتہ ہے ، انہیں کا راستہ صراطِ مستقیم ہے، جس کو سیدھا راستہ مطلوب ہو اس جماعت میں شامل ہو جائے ،اُن کے ساتھ رہے ، اُن کے عقائد و نظریات اور اعمال و اخلاق کو اپنا نصب العین بنائے ۔شائد یہی وجہ ہے کہ متقین کی مخصوص صفات بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوا:

أُوْلَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (البقرة:5)

ترجمہ:یہ لوگ اپنے ر ب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ۔

متقین کی صفات جو ان دو آیتوں میں بیان ہوئی ہیں اِن میں ایمان کی اجمالی تعریف اور اِس کے بنیادی اصول بھی آگئے ہیں اور عمل صالح کے بنیادی اصول بھی ،اس لئے ان صفات کو ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

*متقین ہدایت پر ہیں۔

*مومنین غیب پر ایمان رکھتے ہیں ۔ نماز قائم کرتے ہیں-جو رزق ہم نے اُنکو دیا اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

*مومنین اس کتاب (قرآن)پر ایمان رکھتے ہیں جو(نبیؐ) پر نازل کی گئی اور جو تجھ سے پہلے نازل کی گئی تھی ۔

*آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

*مومن لوگ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں

*یہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوتے ہیں اور شیطان کے پیچھے نہیں چلتے ۔

*اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

*مومنین کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب !ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ۔

*مومنین صبر کرنے والے ،راست باز اورفرمانبردار ہوتے ہیں ۔

*مومنین اللہ سے سحری کے اوقات میں مغفرت مانگتے ہیں ۔

*متقین کے لئے جنت تیار کی گئی ہے۔

*مومن غصہ کو پی جانے والے اور درگذر کرنے والے ہوتے ہیں۔

*مومنین خوشحالی اور بد حالی میں بھی خرچ کرتے ہیں۔

*اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں انہیں پہنچیں ان پر دل شکستہ نہیں ہوتے۔

*مومنین اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

*اللہ اور اس کا رسولؐ مومنین کے رفیق ہیں ۔

*مومنین اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں ۔

*ایمان لانے والوں کے دل اللہ کے ذِکر سے لَرز جاتے ہیں ۔

*اللہ کے ہاں مومنین کے لیے بہترین رزق اور مغفرت ہے ۔
*وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں ،لڑتے ہیں ،مرتے ہیں اور مارتے ہیں۔
*مومن توبہ کرتے رہنے والے ،عبادت گذار ،اللہ کی حمد کرنے والے ،روزہ رکھنے والے ،رکوع کرنے والے ،سجدہ کرنے والے ،نیکی کا حکم دینے والے،بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں۔
*مومنین کے لئے دنیا اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے .
*یہ اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں ۔اور اپنے پختہ عہد کو نہیں توڑتے
*مومن ان تعلقات کو جوڑتے ہیں جنکے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ۔
*مومن اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بری طرح حساب لئے جانے کا خوف رکھتے ہیں ۔
*یہ اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کے لیے صبر کرتے ہیں ۔
*مومن اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا پاس رکھنے والے ہوتے ہیں .
*مومنین اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے ہیں اورنافرمانی سے بچتے ہیں۔
*مومنین نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔

مدینے میں منافقت کازور

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور یہاں پر اوسؔ اور خزرؔج کے قبائل نے انصار بن کر آپؐ کا ساتھ دیا اور جاہلیت کے زمانہ کی مشرکانہ ُبت پرستی ترک کی اور دونوں قبیلوں میں سے خُوش نصیب مُشرف بہ اسلام ہو گئے لیکن یہودی اب تک خدا تعالیٰ کی اس نعمت سے محروم تھے ان میں سے صرف حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے اس سچے دین کو قبول کیا تھا ۔تب تک بھی منافقوں کا خبیث گروہ قائم نہ ہوا تھا اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ان یہودیوں سے اورعرب کے بعد بعض اور قبائل سے صلح کرلی تھی ۔اس جماعت کے قیام کی ابتدا ءیوں ہوئی کہ مدینے کے یہودیوں کے تین قبیلے تھے ۔بنؔو قنیقاع،بنوؔ نضیر اور بنوؔ قریظہ ۔بنو ؔقنیقاع تو بنوؔخزرج کے حلیف اور بھائی بند بنے ہوئے تھے اور باقی دو قبیلوں کا بھائی چارہ اوسؔ سے تھا ۔
جب جنگ بدر ہوئی اور اس میں پرور دگار نے اپنے دین والوں کو غالب کیا اور شان و شوکت اسلام کو نصیب ہوئی اور مسلمانوں کا سکہ جم گیا اور کفر کا دھڑ ٹوٹ گیا تب یہ ناپاک گروہ

قائم ہوا ۔عبداللہ بن ابی سلول تھا تو خزرج کے قبیلے میں سے لیکن اوسؓ اور خزرجؓ دونوں اسے اپنا بڑا مانتے تھے بلکہ اس کی سرداری اور بادشاہیت کے اعلان کا پختہ ارادہ ہوچلا تھا کہ ان دونوں قبیلوں کا رُخ اسلام کی طرف پھر جاتا ہے اور ان کی سرداری یو ں ہی رہ جاتی ہےیہ خار تو اس کے دل میں تھا ہی، ادھر اسلام کی زور افزوں ترقی اُدھر لڑائی کی کامیابی نے اُسے مخبوط الحواس کردیا۔اب اس نے دیکھا کہ یوں کام نہیں چلنے کا جھٹ سے بظاہر اسلام قبول کر لینے اور بہ باطن کافر رہنے کی ٹھان لی اور جس قدر جماعت اسکے زیر اثر تھی سب کو یہی ہدایت کی اور اس طرح منافقین کی ایک جمعّیت مدینہ میں اور مدینہ کے آس پاس قائم ہوگئی۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں منافق اُوسؓ اور خزرجؓ کے قبیلوں میں سے تھے اور یہودی بھی جو اُن کے طریقے پر تھے ۔ ان منافقوں میں سب سے زیادہ مشہور عبداللہ بن اُبی ابن سلول تھا ۔

غزوہ اُحد میں منافقت

غزوہ بدر میں قریش کے چوٹی کے سردار مارے گئے جب شکست خوردہ لشکر مکہ پہنچا تو اس کے دَرودِیوار کانپ اُٹھے ۔روّسا قریش نے آہ و زاری پر پابندی لگادی تاکہ مسلمان یہ سن کر خوش نہ ہوں ۔کفارِ مکہ نے سال بھر بھرپور تیاری کی اور اپنے قریش ِمکہ کے علاوہ دیگر قبائل کو بھی اس جنگ میں شامل کیا اور ان کی کل تعدادتین ہزار تھی ۔ان کے سازوسامان میں تین ہزار اونٹ ،سو گھوڑےاورسات سو زرہیں شامل تھیں۔پندرہ خواتین تھیں جو جنگ میں پیش پیش تھیں ان میں ابو سفیان کی بیوی ہندہ سر فہرست تھیں کیونکہ اس کا باپ عتبہ جنگ بدر میں مارا جا چکا تھا۔ابو سفیان کو پورے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا، رسالے کی کمان خالد بن ولید کو دی گئی اور عکرمہ بن ابی جہل ان کا معاون تھا اور پرچم قبیلہ بنی عبدالدار کے ہاتھ میں تھا۔ یہ لشکر یکم شوال تین ہجری کو مدینہ کی جانب بڑھا۔

۔ابن اُبی کی رائے:

جمعہ کے روز آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا تو سب نے رائے یہ دی تھی کہ قریش پر حملہ کرنے کی بجائے شہر میں رہ کر اپنا دفاع کیا جائے ،یہی رائے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کی بھی تھی۔ادھر جو نوجوان صحابہؓ تھے وہ اور کچھ پختہ عمر کے لوگ یہ بھی چاہتے تھے کہ شہر سے نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے ۔

۔نوجوان صحابہ کرامؓ کا جوش اور حملہ کے لئے اصرار:

ایک روایت میں ہے کہ انصاریوں نے آپؐ سے عرض کیا:

"یا رسول اللہؐ !خدا کی قسم جو دشمن بھی ہمارے علاقے میں آیا ہم سے شکست کھا کر گیا ہے، اور اب جب کہ آپؐ ہمارے درمیان موجود ہیں دشمن کیسے غالب آ سکتا ہے"۔

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓنے بھی ان ہی لوگوں کی تائید کی اور کہا:

"قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ پر قرآن پاک نازل فرمایا ہے کہ میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں کھاؤں گا ،جب تک مدینے سے باہر دشمن کے ساتھ جنگ نہیں کرلوں گا"۔

ابن اُبی اور منافقوں کی غداری:

رات کے آخری حصّے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے شیخین کے مقام سے آگے کوچ فرمایا اور مدینے اور احد کے در میان یعنی احد کے قریب صبح کی نماز کا وقت ہو گیا (اور اس جگہ آپؐ نے نماز ادا فرمائی)اس جگہ کا نام شوط تھا ۔اسی جگہ عبداللہ بن ابی ابن سلول اپنے ساتھی منافقوں سمیت آنحضرتؐ کا ساتھ چھوڑ کر واپس ہوگیا ۔اس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تھی جو سب منافق تھے،واپس ہوتے ہوئے عبداللہ ابن ابی کہنے لگا:

"انہوں یعنی آنحضرتؐ نے میری بات نہیں مانی بلکہ لڑکوں کی باتوں میں آگئے جن کی رائے کوئی رائے ہی نہیں ہےاب خود ہی ہماری رائے کا پتہ چل جائے گا ہم خواہ مخواہ اپنی جانیں دیں اس لئے ساتھیو ،واپس چلو!")

آپؐ آگے بڑھے یہاں تک کہ احد کی گھاٹی میں پہنچ کر آپؐ نے پڑاؤ ڈالا یہاں آپ ﷺنے اس طرح پڑاؤ ڈالا کہ احد پہاڑ کو تو اپنی پشت کی طرف کرلیا اور مدینے کو اپنے سامنے کی رُخ کر لیا ۔جنگی نکتہ نظر سے آپؐ نے اپنے لشکر کو کئی صفوں میں تقسیم فرمایا ۔ پچاس ماہر تیر اندازوں کا ایک دستہ پہاڑ پر متعین کر دیااور ساتھ ہی یہ ہدایت فرمائی ۔"فتح و شکست کسی بھی حال میں تم جگہ نہ چھوڑنا ۔خواہ ہماری بوٹیا ں پرندے نوچ کر لے جائیں

.تیر اندازوں کی غلطی اور مسلمانوں کا مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑنا:

حضرت ابو دجانہؓ ،طلحہ بن عبیداللہؓ ،سیدنا حضرت حمزہؓ ،علی بن ابو طالبؓ ،انس بن منذرؓ ،سعد بن ربیعؓ اس بے جگری سے لڑے کہ انہوں نے کفار کے سور ماؤں کے چھکے چھڑا دئیے ۔حتیٰ کہ ان کے پاؤں اکھڑ نے لگے ۔جب قریش کے گیارہ علمبر دار یکے بعد دیگرے قتل ہو گئے تو

دشمن کے پاؤں اُکھڑ گئے ۔انہوں نے میدانِ جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا ۔ ادھرمسلمان مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے ۔خالِد بن ولید نے درّہ کوخالی پاکر مسلمانوں پر حملہ کردیا اور مسلمان اس اچانک حملے سے غافل تھے ۔پتھر لگنے سے حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم زخمی ہوئے اور آپؐ کے دو دندانِ مبارک بھی شہید ہوگئے۔ حضرت حمزہؓ اورحضرت مصعب بن عمیرؓ جو حضورؐ کے ہمشکل تھے شہید ہوگئے۔اس پر یہ افواہ اُڑگئی کہ حضورپاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم (نعوذ باللہ)شہید ہوگئے ہیں۔اس پر مسلمانوں کے اوسان خطا ہوگئے۔بڑے بڑے بہادروں کے پاؤں اُکھڑ گئے

۔منافقوں کی دیدہ دہنی اور مسلمانوں کی سراسیمگی:

جو منافقین لشکر کے ساتھ تھے اور ابن ِاُبی کے ساتھ نہیں گئے تھے انہوں نے جب آنحضرتؐ کے قتل کے بارے میں یہ افواہ سُنی تو کہا "جو کچھ وہ (محمدؐ) دعویٰ کرتے تھے اگر اس میں اصلیت ہوتی تو ہم یہاں آج اس طرح ہلاک نہ ہوتے ۔

بعض منافقوں نے یوں کہا :

"اگر وہ نبی ہوتے تو قتل نہ ہوتے ،لوگو اپنے پچھلے دین پر واپس آجاؤ

۔دشمن کے نرغہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ثابت قدمی:

ادھر جب لڑائی کا پانسہ پلٹنے کے بعد صحابہ بد حواسی میں منتشراور تتر بتر ہوگئے۔اور اس وقت نبی کریم ﷺکے اِرد گرد صرف بارہ یا پندرہ جانثار باقی رہ گئےتھے۔حضرت ابنِ نصر انصاریؓ نے کہااب زندہ رہ کر کیا کریں گے اور لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ تو آنحضورؐ افراتفری میں اور اپنے چاروں طرف دشمنوں کے جھمگٹے کے باوجود اپنی جگہ ثابت قدم اور جمےرہے، صحابہؓ کو گھبرا ہٹ میں اِدھر اُدھربھاگتےدیکھ کر ان کو پکارتے ہوئے فرماتے جاتے تھے۔

"اے فلاں میری طرف آؤ۔اے فلاں میری طرف آؤ۔میں خدا کا رسول ہوں !"۔

"میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں ہے ،میں عبدالمطلبؑ کا بیٹا ہوں ،میں عوا تک یعنی عاتکاؤں کا بیٹا ہوں!"

۔اُحد کی شکست پر یہود و منافقین کی خوشیاں:

غرض جب رسول اللہؐ غزوہ اُحد کے بعد مدینہ منورہ پہنچے تو مسلمانوں کی ناکامی پر منافقوں اور یہودیوں کی زبانیں دراز ہو گئیں اور وہ کھلے عام مسلمانوں کو بُرا بھلا کہنے اور اس خوشی

میں بغلیں بجانے لگے ۔اب وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے متعلق انتہائی گستاخانہ باتیں کرنے لگے کبھی کہتے ۔"محمدؐ صرف ایک جاہ پسند اور موت کے شوقین ہیں ۔آج تک کسی نبی نے اس طرح نقصان نہیں اُٹھایا جیسے انہوں نے اٹھایا ۔خود بھی زخمی ہوئے اور اپنے اس قدر ساتھیوں کی جانوں سے بھی ہاتھ دھوئے!"

.ابن اُبی کا مومن بیٹے پر غصّہ:

ادھر منافقین کا سردار ابن اُبی اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو ڈانٹ پھٹکار کر رہا تھا جو زخموں سے چور چور ہوکر لوٹے تھے اور رسول اللہؐ کے لئے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر آئے تھے مگر باپ کی ڈانٹ پھٹکار کے جواب میں حضرت عبداللہؓ نے صرف اتنا کہا :

"اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا وہی ان کے حق میں بہتر ہے "

غزوہ خندق میں منافقت

.منافقوں کی کاہلی :

خندق کی کھدائی کے کام میں منافقین بھی لگے ہوئے تھے مگر اکثر منافقین نہایت سستی سے کام کرتے اور بہت زیادہ تھکن اورکمزوری کا اظہار کرنے لگے۔چنانچہ ان میں سے جب کوئی چاہتا رسول اللہؐ سے اجازت لئے بغیر چپکے سے اپنے گھر چلا جاتا تھا۔

.بشارتوں پرمنافقین کا تمسخر:

منافقوں کی ایک جماعت نے جن میں معتب بن قشیر بھی شامل تھا کہنا شروع کیا کہ تمہیں حیرت نہیں ہوتی کہ محمد ؐ تمہیں غلط اُمیدیں دِلا رہے ہیں اور بے بنیاد وعدے کر رہے ہیں اور بتلا رہے ہیں کہ وہ یثرب میں کھڑے کھڑے حیّرہ اور مدآئن کسریٰ کے محلات دیکھ رہے ہیں اور یہ کہ یہ مقامات تمہارے ہاتھوں فتح ہوں گے جب کہ حالت یہ ہے کہ تم لوگ دشمن کے خوف و دہشت سے خندق کھود رہے ہو اور تم میں اتنی بھی ہمت نہیں کہ میدان میں آکر دشمن کا مقابلہ کر سکو

-

.منافقوں کی زبان زوری:

اس نازک وقت میں منافقوں کا نفاق بھی ظاہر ہونے لگا اور وہ کہتے پھرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم سے وعدہ کیا کرتے تھے کہ ہمیں کسریٰ و قیصر کے خزانے حاصل ہونگے جب کہ ہماری حالت آج یہ ہو رہی ہے کہ پیشاب یا پاخانے کو جاتے ہوئے بھی ہمیں جان کا خوف ہے۔اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہمارے ساتھ صرف دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔

غزوہ حمراء الاسد میں منافقت:

سردار منافقین کی درخواست رد:

حضرت جابر ابن عبداللہؓ (جن کو ساتھ چلنے کی اجازت مل چکی تھی)کے علاوہ کچھ دوسرے ایسے لوگوں نے بھی آپؐ کے پاس آکر ساتھ چلنے کی اجازت مانگی جو جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے ان ہی میں سردار منافقین عبداللہ ابن ابی ابن سلول بھی تھا۔اس نے آپؐ ﷺسے آکر عرض کیا ۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ چل رہا ہوں !مگر آنحضرتؐ نے اس کو اور ایسے دوسرے لوگوں کو رد کردیا

.غزوہ خیبر میں منافقت:

جیسے ہی محمدصلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے خیبر کے لئے کوچ کیا تو عبداللہ ابن ابی ابن سلول جو منافقوں کا سردار تھا خیبر کے یہودیوں کے پاس اطلاع کرادی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تمہارے مقابلے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں لہٰذااپنی احتیاطی تدبیریں کرلو اور اپنا تمام مال و دولت حویلیوں کے اندر چھپالو۔

ابن ابی نے یہودیوں کو یہ بھی کہلایا کہ تم لوگ محمدﷺسے باہر نکل کر جنگ کرنا ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تمہاری تعداد بہت زیادہ ہے جبکہ ان کے ساتھ ایک معمولی سا گروہ ہے جن کے پاس ہتھیار بھی تھوڑے ہیں

غزوہ تبوک میں منافقت

غزوہ تبوک کا نام غزوہ فاضحہ بھی ہے کیونکہ اس میں منافقوں کی پول کھل گئی تھی ۔وجہ یہ ہے کہ اس غزوہ کے موقع پر سخت خشکی ،قحط سالی اور جھلسا دینے والی گرمی پڑ رہی تھی لوگوں کے لیے اس وقت غزوہ کے لئے نکلنا بڑی مشقت اور تکلیف کا کام تھا مگر پختہ اور راسخ العقیدہ مسلمانوں کے لئے خدا اور رسولؐ کے حکم کے سامنے ہر تکلیف اور مشقت ہیچ تھی اس لئے وہ تو آنحضرتﷺکے ارشاد پر فوراً تیاریوں میں مشغول ہوئے اور آپؐ کے ساتھ

روانہ ہوگئے ۔ لیکن ان منافقوں کے لئے یہ بڑا صبر آزما مرحلہ تھا یہ لوگ دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے محض ظاہر داری اور اپنے مفادات کے واسطے انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تھا اور مسلمانوں کی صف میں شامل ہوگئے تھے غزوہ تبوک کے لئے کوچ کا اعلان منافقوں کے لئے بہت سخت تھا کیونکہ موسم اور حالات ناساز گار تھے اور وہ اپنے نفاق کو چھپائے رکھنا چاہیں تو ان کو مسلمانوں کے ساتھ غزوہ میں جانا ضروری تھا لیکن گرمی اورناساز گاری کی وجہ سے وہ یہ بھی نہیں کرنا چاہتے تھےاور ساتھ نہ جائیں تو ان کا پول کھلتا تھا ۔آخر انہوں نے نہ جانے سردار منافقین عبداللہ ابن کیسے ہی فیصلہ کیا اور گرمی کا بہانہ کرکے گھروں میں بیٹھ رہے۔ اُبی ابن سلول اور اس کے ساتھی منافقین مدینے سے رسول اللہؐ کے ساتھ غزوہ کے لئے روانہ ہوئے اور شہر سے باہر آکرثنیتہ الوداع کی پہاڑی کے نیچے عبداللہ ابن اُبی نے اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ اپنا پڑاؤ ڈالا ۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑی کے اوپر قرار گاہ بنائی تھی ،مگر منافقین کا گروہ یہیں سے مدینہ کو واپس ہوا اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہا۔

جب عبداللہ ابن اُبی یہاں مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر واپس جانے لگا تو اس نے کہا:

"محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنی اصفر یعنی رومیوں کے ساتھ ایسے وقت جنگ کرنےجا رہے ہیں جبکہ حا لات نہایت ناسازگار ہیں لوگ گرمی اورخشک سالی کی وجہ سےپریشان ہیں اور وطن سے بھی اتنی دور جانا ہے کہ ہماری ہمت سے باہر ہے ۔محمدؐ نے بنی اصفر یعنی رومیوں کے ساتھ جنگ کرنے کو کھیل سمجھا ہے۔خدا کی قسم مجھے تو ایسا نظر آرہاہے کہ ان ساتھی یعنی صحابہ کرامؓ پہاڑوں میں چھپتے اور بھٹکتے پھر رہے ہوں گے۔!

۔یہودی کے گھر منافقوں کا اجتماع:

ادھر منافقین کی ایک جماعت سویلم یہودی کے گھر میں جمع ہوئی وہ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ بنی اصفریعنی رومی بہادروں سے لڑنا بھی ایسا ہنسی کھیل ہے جیسے اب تک عربوں کے ساتھ جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ خدا کی قسم یہ سمجھ لو کہ کل یہ لوگ یعنی صحابہؓ پہاڑوں میں منہ چھپاتے پھر رہے ہونگے۔غرض ادھر تو منافقین اس مکان میں یہ باتیں کررہے تھے اور ادھر آنحضرت ؐ کو ان باتوں کا پتہ چلا تو آپؐ نے حضرت عمار ابن یاسر ؓسے فرمایا:

"ان لوگوں کے پاس جاؤ ۔وہ لوگ بہت زیادہ جل رہے ہیں ۔انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس کی ان سے تصدیق کراؤ اگر وہ انکار کریں یعنی بات بناکر کچھ اور کہیں تو کہنا نہیں بلکہ تم نے ایسا ایسا کہا تھا (اور آپؐ نے انکی کہی ہوئی باتیں عمارؓ کو بتلائیں)" چنانچہ حضرت عمار ابن یاسرؓ ان منافقین کے پاس گئے اور یہ ساری بات ان کوبتائی ۔وہ لوگ فوراً رسول اللہؐ کے پاس آئےاور اپنی اس حرکت پر معذرت کرنے لگے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مذاق اورتفریح کر رہے تھے۔ غرض غزوہ تبوک کو روانگی کے موقعہ پر منافقین ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اس گرمی میں کہیں مت جاؤ ۔اسی دوران میں رسول اللہؐ کے پاس ایسے عذر والے لوگ آئے جنہیں کوئی مجبوری تھی جیسے ضعیف اور تنگدست اعرابی۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے اپنی معذوری بیان کرکے نہ جانے کی اجازت چاہی آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو اجازت دے دی۔ ایسے لوگوں کی تعداد بیاسی تھی۔

۔حضرت علیؑ المرتضیٰ کے مدینے میں چھوڑنے پر منافقین کی افواہیں :

اِدھر جب رسول اللہ ؐ نے حضرت علیؑ کو مدینے میں چھوڑا تو منافقوں نے لوگوں میں ان کے متعلق طرح طرح کی باتیں پھیلائیں کہ در اصل حضرت علیؑ آنحضرتؐ پر بوجھ تھے اور آپؐ نے اسی لئے ان کو چھوڑ دیا ہے ۔حضرت علیؑ کو جب یہ باتیں معلوم ہوئیں تو انہوں نے فوراً اپنے ہتھیار اُٹھائے اور آنحضرتؐ کے پیچھے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ سے جا ملے۔اس وقت آنحضرت جرف کے مقام پر فروکش تھے

۔آنحضرتؐ کی اونٹنی کی گمشدگی اور باز یافت :

اسی دوران میں رسول اللہؐ کی اونٹنی گم ہوگئی (جس کی تلاش شروع کی گئی) لشکر کے ساتھ منافقین کی ایک جماعت بھی تھی جن کا مقصد سوائے مالِ غنیمت میں حصہ دار بننے کے اور کچھ نہیں تھا ۔اونٹنی کی گمشدگی اور تلاش کی جسجو پر یہ لوگ کہنے لگے :

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ نبی ہیں اور یہ کہ وہ تمہیں آسمان کی خبریں سناتے ہیں ۔تو کیا انہیں معلوم نہیں ہے کہ ان کی اونٹنی کہاں ہے؟":

رسول اللہؐ کو فوراً ہی منافقوں کی ان باتوں کی خبر ہوگئی آپ ﷺنے فرمایا:

"ایک شخص ایسا ایسا کہہ رہا ہے ۔میں خدا کی قسم ان باتوں کو جانتا ہوں جو اللہ تعا لیٰ مجھے بتا دیتا ہے اور ابھی اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ اونٹنی فلاں فلاں وادی میں ہے اس کی مہار ایک درخت کی ٹہنی میں اُلجھ گئی ہے ۔تم لوگ وہاں جاؤ اور اونٹنی کو میرے پاس لےآؤ۔!"

لوگ فوراً اس گھاٹی میں گئے تو اونٹنی کو اسی طرح پایا جیسے آنحضرتؐ نے بتلایا تھا اور اسے آنحضرتؐ کے پاس لےآئے

.منافقین کی خوفناک سازش:

اس سفر میں رسول اللہؐ کے ساتھ بارہ منافقین بھی تھے ایک قول چودہ کا بھی ہے اور ایک قول کے مطابق پندرہ تھے ان سب نے آپس میں سازش کی کہ عقبہ کے مقام پر جو تبوک اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے رسول اللہؐ کے ساتھ کئے گئے معاہدہ اور بیعت کو توڑ دیں انہوں نے آپس میں طے کیا کہ جونہی آنحضرتؐ گھاٹی کے راستے پر آئیں آپؐ کو سواری پر سے دھکا دے کر وادی میں گرادیں ۔

.آنحضرتﷺکو آسمانی خبر:

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺکو اس سازش کی اطلاع دے دی چنانچہ جیسے ہی لشکر عقبہ میں داخل ہوا آپؐ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ رسول اللہؐ نے گھاٹی سے جانے کا ارادہ فرمایا ہے اس لئے کہ وہ راستہ زیادہ آسان اور لشکر کے لئے کشادہ ہے

.آنحضرتﷺکی تدبیر:

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھاٹی میں سے ہوکرگئے اور باقی تمام لوگ وادی کے اندر سے ہوکر چلے ۔ان منافقین نے بھی یہ اعلان سنا مگر انہوں نے دیدہ دلیری اور سینہ زوری کرتے ہوئے گھاٹی کا راستہ ہی اختیار کیا (اور لشکر سے الگ اور آپؐ کے حکم کے خلاف اسی راستے سے چلے جس سے آنحضرتؐ جا رہے تھے) یہ لوگ پوری تیاری کے ساتھ چہروں پر نقاب اُوڑھ کر گھاٹی کے راستےپر چلے ۔

26.نقاب پوش منافقین تعاقب میں:

اس دوران جبکہ آپؐ اس گھاٹی میں سفر کر رہے تھے آنحضرتؐ نے کچھ لوگوں کے قدموں کی چاپ اور سرسراہٹ سنی جس سے آپؐ کی اونٹنی بھی چوکنی ہوکر ایک دم بِدکی یہاں تک کہ اس پر سے آپؐ کا بعض سامان نیچے گر گیا۔ آپؐ اس بات پرناراض ہوئے (کہ منع کرنے کے باوجود کچھ لوگ گھاٹی کے راستے سے آرہے ہیں)آپؐ نے حضرت حذیفہؓ کو حکم دیا کہ وہ ان آنے والوں کو واپس کریں ۔حضرت حذیفہؓ فوراً ہی اس گھاٹی کے راستے واپس ہوکر آنے والوں کی طرف گئے ۔ حضرت حذیفہ ابن یمانؓ اس بات پر آنحضرتؐ کو غصّہ میں دیکھ چکے تھے اس لئے وہ

جب ان لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کی سواریوں کو اس لکڑی سے مارنا شروع کیا جو وہ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے ساتھ ہی وہ ان لوگوں سے کہتے جاتے تھے: "اے خدا کے دُشمنوں واپس جاؤ ۔واپس جاؤ۔!"

27۔ نقاب پوشوں کی ناکامی:

اچانک ان کی نظر اُٹھی تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سب لوگ نقاب پوش ہیں یعنی چہروں کو ڈھاٹا باندھے ہوئے ہیں ۔ایک روایت میں یوں ہے کہ انہیں رسول اللہؐ نے بہت زور سے ڈانٹا جس پر وہ سب لوگ ایک دم واپس چلے گئے۔اس وقت ان لوگوں کو معلوم ہوا کہ رسول اللہؐ کو ان کی سازش کا پتہ چل چکا ہے چنانچہ وہ لوگ افتاں و خیزاں گھاٹی سے وادی کے اندر اُتر گئے اور لشکر میں پہنچ کر لوگوں میں رَل مِل گئے (تاکہ پتہ نہ چل سکے کہ کون لوگ تھے)۔ حضرت حذیفہؓ وہاں سے اپنی اونٹنی کو مارتے ہوئے تیزی کے ساتھ واپس آئےرسول اللہؐ نے انہیں دیکھ کر پوچھا: "جن سواروں کو تم واپس کر کےآئے ہو کیا ان میں سے کسی کو تم نے پہچانا ؟" حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا نہیں،تو آنحضرتؐ نے فرمایا:

" انہوں نے یہ سازش کی تھی کہ گھاٹی میں میرے ساتھ چلیں گے اور پھر اچانک مجھ پر ہجوم کرکے مجھےگھاٹی سے نیچے گرادیں گےمگر اللہ نے مجھے ان لوگوں کے متعلق بھی اطلاع دے دی اور انہوں نے جو سازش کی تھی اس کی بھی خبر دے دی۔میں تم دونوں کو بتاؤں گا کہ "وہ لوگ کون ہیں مگر ابھی ان کی اس بات کو پو شیدہ ہی رکھنا ۔!:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو جمع کرکے بتلایا کہ انہوں نے کیا کیا کہا تھا اور کیا سازش کی تھی۔اس پر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نام پر حلف اُٹھا کر ان باتوں سے انکار کیا کہ نہ ہم نے یہ باتیں کہیں اور نہ یہ سازش کی جو آپؐ بتلا رہے ہیں

عہدِنبوی ؐمیں منافقین کاکردارو علامات

سورہ بقرہ کے شروع میں قرآن کریم کا شک و شبہ سے بالاتر ہونا بیان کرنے کے بعد بیس آیتوں میں اُس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے حالات کا ذکر کیا گیا ہے ۔سورۃ البقرہ کے ابتدائی حصہ میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں ۔

(1) مومنین (2)کفار و مشرکین (3) منافقین

1۔مومنین :

چھ آیات میں اُن خوش نصیب لوگوں کاذکر ہے جنہوں نے اس کتابِ ہدایت سے پورا فائدہ اُٹھایا ،جن کو قرآن کی اصطلاح میں مومنین اور متقین کا لقب دیا گیا ہے ،اور اُن حضرات کی مخصوص صفات و علامات بھی بیان کی گئیں۔

2۔کفار و مشرکین :

اس کے بعد پندرہ آیتوں میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے اس ہدایت کو قبول نہیں کیا ،بلکہ انکار و عناد سے پیش آئے ، پھر ان لوگوں میں دہ گروہ تھے ،ایک وہ جنھوں نے کھل کر انکار و مخالفت کا راستہ اختیار کیا جن کو قرآن کی اصطلاح میں کافر کہا گیا ۔پندرہ میں سے دو آیات میں کُھلے کافروں کا ذکر ہے۔

3۔منافقین:

دوسرے وہ لوگ جو اپنی اخلاقی پستی اور دنیا کےذلیل اغراض کی بنا پر یہ جُرات بھی نہ کر سکے کہ اپنے ضمیر کی آواز اور دلی عقیدے کو صاف طور پر ظاہر کردیتے،بلکہ دھوکہ اور فریب کی راہ اختیار کی ،مسلمانوں سے یہ کہتے کہ ہم بھی مسلمان ہیں ، قرآن اور اسکی ہدایت کو مانتے ہیں ،تمہارے ساتھ ہیں اور دلوں میں ان کے کفر وانکار تھا ،کفار کی مجلسوں میں جاکر یہ کہتے کہ ہم تمہارے عقیدے پر اور تمہارے ساتھ ہیں ،مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور ان کے راز معلوم کرنے کے لئے ان سے ملتے ہیں ،اس گروہ کا نام قرآن کی اصطلاح میں منافق ہے ۔مسلسل تیرہ آیتوں میں منافقین کا ذِکر اور ان کے متعلقہ حالات و علامات اور ان کا انجام موجود ہے -

منافقین کا کردار

نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد مبارک میں منافقین کی جو حرکتیں ،اعمال وافعال یا کِردار کو واضح طور پر دیکھا جا سکتا تھا اِن کو منافقین کاکردارکہا جاتا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجیدفرقان حمید میں منافقوں کی بے شمار حرکتیں بیان فرمائی ہیں جن کو پڑھ کر ہم مومن اور منافق دونوں گروہوں میں واضح فرق کر سکتے ہیں ۔مومن اور منافق کی پہچان کر سکتے ہیں ۔وہ تمام لوگ جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ، اپنے آپ کو مسلمان اور نبی پاک ﷺکےساتھی کہلاتے تھے ان میں سے کچھ مومن نہیں بلکہ منافق تھے.

خلاصہ

یہاں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ غزوہ بدر کے بعد آنحضرتؐ کی حیاتِ مبارکہ کے دوران ہی کچھ لوگ دنیاوی اغراض و مقاصد کی خاطر اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کو فریب دے کر آیاتِ ربّانی کی تکذیب کرتے ہوئے،اسلام میں من پسند اور خواہش نفسانی کی تکمیل کے لئے ،اسلام کے ستونوں کو کمزور کرنے کی خاطر دقیقہ فرو گذاشت نہ کرتے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کفر سے اسلام میں تو آگئے ،اپنے آپ کو مسلمان اورمومن بھی کہلوانے لگے ، مگر قرآن نے ان کا تعارف منافقین کے نام سے کروایا۔ چنانچہ رب کریم ذولجلال و اکرام نے واضح کردیا ہےکہ یہ نام نہاد مسلمان کلمہ پڑھ کر اللہ اور مومنین کو دھوکہ دیتے ہیں ، آیات خدا کی تکذیب کرتے ہیں ،کلام اللہ میں تحریف کرتے ہیں اور زمینِ خدا کو فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنا دیتے ہیں ۔ان کے لئے مومنین کی ہر کامیابی باعثِ رنج و الم ہوتی ہے ۔یہ وہ لوگ ہیں سرورِ کونینؐ کو باہمی جھگڑوں میں ثالث نہیں بناتے اور ہمہ وقت اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ہر مسلمان دوبارہ دائرہ کفر میں چلا جائے ۔انہیں کفار کی دوستی میں عزت محسوس ہوتی ہے ۔آیات قرآنی اور احکامِ خداوندی کا مذاق اُڑاتے ہیں ۔نماز پڑھتے ہیں تو صرف دکھاوے کے لئےیہ عہد شکن اور منکرِ قرآن ہیں ۔حتیٰ کہ جنگی اخراجات میں دی جانے والی رقم کو تاوان سمجھتے ہیں ۔ انتہائی ظالم ، سنگ دل ،بد عمل اور فاسق لوگ ہیں ۔غرور و تکبر اور لہو ولعب میں مبتلا یہ لوگ ہمیشہ ملعون،مغلوب اور ضالین میں رہیں گے

حوالہ جات

۔امام حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ ترجمہ مولانا محمد عبدالرشید نعمّانی"تفسیر ابن کثیر اردو"جلد اول،صفحہ نمبر 61،ناشر نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی،ایڈیشن1990ء۔

۔مولانا مفتی محمد شفیعؒ "غزوات النبیؐ مع جہاد،آیات،احادیث و فضائل"صفحہ نمبر 204 ،دارالاشاعت اردو بازار ، ایم ۔ اے جناح روڑ کراچی پاکستان،ایڈیشن اپریل 2002

۔علامہ جلال الدین مجلیؒ و علامہ جلال الدین سیوطیؒ،شرح اردو مولانا محمدنعیم دیوبندی "تفسیر کمالین شرح اردو جلالین"ج 5،ص 125،استاذ تفسیردارلعلوم دیوبند ،مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ،ایڈیشن1399ھ۔

۔مولانا مفتی محمد شفیعؒ " غزوات النبیؐ مع جہاد،آیات،احادیث و فضائل"صفحہ نمبر

283،دارالاشاعت اردو بازار ، ایم ۔ اے جناح روڑ کراچی پاکستان،ایڈیشن اپریل 2002ء

۔امام حافظ عماد الدین ابن کثیرؒترجمہ مولانا محمد عبدالرشید نعمؔانی" تفسیر ابن کثیر"اردو،جلد اول،صفحہ نمبر 16،ناشر نور محمد ،اصح المطابع و کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی،ایڈیشن 1990ء۔

ابوالفضل مولاناعبدالحفیظ بلیاویؒ استاذ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ " مصباح الغات " صفحہ نمبر 89 ایڈیشن،مئی، 1950ھ، 17-2016ء --

۔مولانا مفتی محمد شفیعؒ مفتی اعظم پاکستان "معارف القرآن "، جلد اول،ص111،ادارہ دارالمعارف کراچی ایڈیشن14، رمضان المبارک 1410ھ،اپریل 1990ء ۔

۔امام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیر متوفی 261ھ،تصحیح مولانا حافظ محمد ابراہیم فیضی ،فاضل علوم شرقیہ " شرح صحیح مسلم " ج7،باب کتاب البرو صلۃ و الادب ،دو رُخے آدمی کی مذمت،حدیث نمبر 6508 ص 218، فرید بک سٹال 38 اردو بازار لاہور ،ایڈ یشن دسمبر 2002ء۔

۔علامہ جلال الدین مجلیؒ و علامہ جلال الدین سیوطیؒشرح اردو مولانا محمدنعیم دیوبندی "تفسیر کمالین شرح اردو جلالین " ج5،ص192،دارلعلوم دیوبند مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ایڈیشن1399ھ

۔حضرت امام علیؓ ابن ابی طالب ،اردوترجمہ شیخ نیاز احمد" نہج البلاغہ "صفحہ 156،غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پبلشر ادبی مارکیٹ ،چوک انار کلی،لاہور،ایڈیشن نومبر 1981ء۔

۔ابو یاسر عبداللہ بن بشیر"منافقین کا کردار اور علامات" صفحہ نمبر 19،مکتبہ اسلامیہ ،با لمقابل رحمان مارکیٹ ،غزنی سٹر یٹ اردو با زار لاہور ،جون ایڈیشن 2005ء ۔

ابوالاعلیٰ مودودی "تفہیم القرآن"جلد 5،ص 640ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ایڈیشن اکتوبر 2003ء

Amir, Shafiqur Rehman, Awan, Abdul Ghafoor (2017) Essays relating to Biography of the Holy Prophet (MPBUH) in Masnad-e-Abu Hurairah*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (4):212-229.

Amjad Ali,Awan, Abdul Ghafoor (2017). Comparative study of Khutbat- e- Madaras and Muhazirat-e-Seerat*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3): 153-189.

Assadullah,Muhammad, Awan (2018). Understanding the biography of the Holy Prophet and current challenges to Islam, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4*(1):87-111.

Awan, Abdul Ghafoor, Imran Ansari (2017). Specific study of Essays relating to Hazrat Jabir Bin Abdullah*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3* (3):39-56.

Awan, Abdul Ghafoor, Jamil Ahmad (2017). Concept of Spiritualism of Peer Syed Ghulam Naseeruddin Naseer Gilani of Golara Sharif, Global *Journal* of *Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):14-35.

Javeria Tehseen, Awan,Abdul Ghafoor (2017). Critical analysis of the literature relating to three divorces in one sitting, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol .3* (3):71-84.

Misbah Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Benefits of Marriage Life Islam in the light of "Bahara-e-Shariat" and "Bahashti-i- Zaver" *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):106- 135.

Munawar, Syed Ali Shah, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Importance of the study of "Seerat" in Text books of Public Educational institutions of Punjab, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3 (4):230-251.*

Naz, Shumaila, Awan,Abdul Ghafoor (2018). Analysis of social benefit of family life in Islam in the light of "Bhashti Zewar" and Jannati Zewar, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (4):486-506.

Saima Rashid, Soubia Khan, Awan, Abdul Ghafoor (2018). Great saints of Multan

and history of their shrines and their social importance, Global *Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (2):245.

Saleem,Asia., Awan, Abdul Ghafoor (2019). Objections of Ahl-e-Kitab and their answers in the light of “Tafseer Biyanul Quran” written by Dr.Israr Ahmad, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities,* Vol 5(1):